

Posted on Kitab Nagri

پر اہلم بہت بڑی پر اہلم۔۔۔ وہ چہرے پر ڈر اور خوف کے تاثرات  
سجائے ہو کھلا ہٹ میں مہدی کی طرف بڑھی جو اس کے  
عجلت بھرے انداز سے ہی بوکھلا گیا تھا۔ اس کی ہلکی سبز رنگ  
کی شرٹ پر لگے خون کے دھبے دیکھ کر مہدی بھی گھبرا کر رہ گیا تھا۔  
جیتا کیا ہوا ہے؟ تم اتنی گھبرائی ہوئی کیوں ہو؟ باہر سے دوڑ کر آتے۔۔۔ مٹی نے  
ایک ہی سانس میں کئی سوال پوچھے۔ "میررر۔۔۔ میر عالم  
بھاگ کیا ہے۔ وہ کراہتے ہوئے کرسی پر ڈھے گئی۔

# رہناتم دل کے پاس

(افراح خان)



کتاب نگری اسپینٹل

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

کتاب نگری

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

کتاب نگری اسپینٹل

## Posted on Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Page/Social Media Digest](#)

[Fb/Pg/Kitab Nagri](#)

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va3357500595)

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی  
کرنے سے گریز کیا جائے۔

Posted on Kitab Nagri

# رہناتم دل کے پاس

از۔ افراح خان

ان سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹرز ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کارروائی کرنے کے مجاز ہوں گے۔

قسط نمبر: 4

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ناشتے کے بعد جانیتا اپنی ماں کو یونیورسٹی جانے کا بتا کر اسے مکمل طور پر نظر انداز کیے گھر سے نکل چکی تھی۔ راحیلہ بیگم بھی اپنے دن بھر کے کاموں میں مصروف ہو گئیں۔ امیر عالم کے لیے اس طرح فارغ بیٹھ کر وقت گزارنا کتنا کٹھن تھا یہ صرف وہی جانتا تھا لیکن "مرتا کیانہ کرتا" کی مصداق چپ چاپ اٹھ کر اپنے دڑبے نما کمرے میں چلا آیا۔ صد شکر کہ جانیتا نامی مصیبت سر سے ٹل چکی تھی اب اس کے پاس سوچنے کے لیے بہت وقت تھا۔ وہ آرام سے کرسی پر بیٹھ کر آگے کالائے عمل تیار کرنے لگا۔ سب سے پہلے اسے ایک موبائل حاصل

## Posted on Kitab Nagri

کرنا تھا جس کے ذریعے وہ پاکستان میں اپنے وفادار بندوں سے رابطے میں رہ سکتا ہے اور یہ اسے جانیتا کے ہوتے ہوئے ملنا ناممکن تھا۔ اس کے ذہن میں بہت سے منصوبے آتے لیکن کوئی بھی اسے پسند نہیں آیا۔ آخر اسے یہی سب سے بہتر حل لگا وہ جانیتا کا اعتماد جیتے گا۔ ایک لڑکی کا اعتماد جیتنا اس جیسے مرد کے لیے مشکل نہیں تھا لیکن جانیتا جیسی لڑکی کا اعتماد جیتنا اس کے لیے بھی مشکل تھا اب اسے یہ ہر حال میں کرنا تھا اچانک نیچے کے پورشن میں مین ڈور بند ہونے کی آواز پر چونکتا ہوا وہ کمرے سے باہر نکلا اور سیڑھیوں پر سے نیچے دیکھنے لگا جہاں لاؤنچ بالکل خالی تھا۔ یعنی محترمہ روجی کہیں باہر گئی ہیں وہ جلدی سے سیڑھیاں پھلانگتا نیچے آیا اور اچھی طرح تسلی کر کے کمروں کی جانب بڑھا جن کے دروازے لاک تھے۔ وہ ایک بار پھر سے مایوس ہوتا لاؤنچ میں ہی بیٹھ گیا اب اسے جانیتا کے ساتھ ساتھ روجی کا بھی اعتماد جیتنا تھا۔

\*\*\*\*\*

وہ سب اپنی اپنی گاڑیوں سے اتر کر مہدی کے بنائے خفیہ زمین دوز پیلس میں آچکے تھے۔ جو باہر سے کچھ بھی نہیں تھا لیکن اندر ایک دنیا آباد کر رکھی تھی۔ یہاں بہت سے غیر قانونی کام جن میں ڈرگز، اسلحہ اور لڑکیوں کی سمگلنگ سرفہرست تھے۔ مہدی جیسے شخص کے لیے پیسہ ہی سب کچھ تھا چاہے جس طرح بھی آئے۔ دو سال پہلے حالات کی ستائی جانیتا کا جب اس سے ٹکراؤ ہوا تو وہ اس کے دل کو بھاگئی تھی۔ دونوں کے درمیان جلد ہی تعلق قائم ہو گیا۔ دونوں ایک دوسرے کے بہت قریب تھے۔ مہدی کے دھندوں کے تمام رازوں سے جانیتا واقف تھی۔ مہدی اس پر اپنے باقی بندوں سے زیادہ اعتماد کرتا تھا لیکن اس قدر حد درجہ نزدیکی کے باوجود دونوں کے درمیان کچھ حدود قائم تھیں جنہیں جانیتا نے کبھی بھی مہدی کو توڑنے نہیں دیا۔ وہ اس راز کو اپنی

## Posted on Kitab Nagri

ماں سے بھی چھپا گئی تھی ان کے لیے ان کی بیٹی روزانہ یونیورسٹی جاتی ہے اور شام میں کسی کافی شاپ پر جاب کرتی تھی۔ امیر عالم کے آجانے سے اسے کئی طرح کے خطرات لاحق ہو گئے تھے وہ آج مہدی سے ہر حال میں لازمی بات کر کے اس مصیبت کو اپنے گھر سے چلتا ہوا کرنے والی تھی۔

مہدی پبلش کے عالیشان کمرے میں بیٹھا ان سب کا انتظار کر رہا تھا۔ وہ سب اپنی اپنی نشستوں پہ جبکہ جانیتا مہدی کے پاس جا کر بیٹھی۔ اس کو مہدی کے قریب دیکھ کر اے۔ ڈی (ابوداؤد) غصے میں پہلو بدل کر رہ گیا۔ ابوداؤد کو گینگ میں آئے کچھ مہینے ہوئے تھے لیکن اسے جانیتا کی حد سے زیادہ بے باکی اور آزاد خیالی ایک آنکھ نہ بھاتی تھی۔ دونوں میں آئے دن جھگڑے فساد سے پورا گینگ لطف اندوز ہوتا تھا۔ ابوداؤد ایک ذہین لڑکا تھا اور جانیتا مہدی کی چہیتی تھی وہ دونوں کو نہیں کھونا چاہتا تھا۔

اے۔ ڈی تم کل ہی تہران جا رہے ہو اور جب تک میں نہ کہوں واپس لوٹ کر مت آنا۔ مہدی نے تینوں کو دیکھ کر آخر میں اے ڈی کی طرف اشارہ کر کے نیا حکم جاری کیا۔ اے ڈی نے فرمانبرداری سے سر ہلادیا جبکہ اندر سے تو غصے سے پیچ و تاب کھا رہا تھا۔ وہ جانتا تھا ایسا صرف جانیتا کے کہنے پر ہوا ہے جو مہدی کے ساتھ بیٹھی طنزیہ مسکراہٹ لبوں پہ سجائے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ دیکھ لوں گا تمہیں بھی، وہ اسے وارننگ کا اشارہ دیتا باہر نکل گیا تھا۔ ان سب کے جاتے ہی مہدی نے جانیتا کو کمر سے پکڑ کر اور قریب کیا۔ جانیتا نے ضبط کر کے لمبی سانس کھینچی اور تھوڑا سا جھک کر اس کے کندھے پر اپنا سر رکھا۔ مہدی رات کتنی پریشانی میں گزری ہے۔ تم نہیں سمجھ سکتے اور تم نے ایک بھی کال پک نہیں کی۔ وہ اس کے کندھے پر سر رکھے دھیمی آواز میں شکوہ کر رہی تھی۔ میں ایک پارٹی میں بیزی تھا۔ لیٹ نائٹ واپسی ہوئی پھر سو گیا۔ موبائل چیک نہیں کیا تھا۔ وہ اس کی پشت



## Posted on Kitab Nagri

کو سہلاتے ہوئے اس سے بھی زیادہ دھیمی آواز میں جواب دے رہا تھا۔ کیا اس لڑکے نے تمہیں پریشان کیا ہے؟ مہدی نے اس کی آنکھوں میں رات جاگنے کی وجہ سے سرخ ڈورے دیکھ کر پوچھا۔ وہ بہت خطرناک لگ رہا ہے مجھے اور میں بتا رہی ہوں۔ تم بہت کچھتانی والے ہو۔ وہ خطرناک ہے اسی لیے میں نے اب تک اسے زندہ رکھا ہے۔ اس کی برین واشنگ کرو۔ میں اسے گینگ میں شامل کرنا چاہتا ہوں۔ وہ ہمارے بہت سے مقاصد کیلئے کارآمد ثابت ہو گا۔ مہدی نے تفصیل سے اسے اپنے ارادوں سے آگاہ کیا۔ جانیتا اس کے ارادے سے ایک فیصد بھی متفق نہیں تھی لیکن فی الحال خاموش رہنا ہی بہتر تھا۔

مہدی جیسے انسان صرف اپنی سنانا جانتے تھے۔ کسی دوسرے کی سنتے نہیں تھے۔ وہ اس کے ہاتھوں کو اپنی کمر سے ہٹا کر مصروفیت کا بہانہ بناتی باہر آگئی۔ جہاں دروازے کے ساتھ کھڑے اے ڈی کو دیکھ کر اس کا موڈ اور زیادہ خراب ہو گیا تھا۔ تو اب گینگ میں ایک اور انسان ایسا آجائے گا جسے تم نہیں برداشت کر سکتی۔ وہ تڑخ کر بولتا جانیتا کے سامنے آیا۔ تم جو بھی کہو لیکن میرا مقابلہ نہیں کر سکو گے۔ اس نے بھی ایک ایک لفظ چباتے ہوئے جواب دیا۔ مقابلہ؟ بابا بابا، "تم جیسی لڑکی سے کون کرنا چاہتا ہے" یہاں سب جانتے ہیں کہ تم مہدی کے ساتھ کس قدر نزدیکی کے تعلقات قائم کر چکی ہو۔ اسی لیے وہ تم پر اتنی عنایتیں نہجھوڑ کر رہا ہے۔ لیکن بھولو مت!! مہدی جیسے لوگ تتلیوں جیسے ہوتے ہیں۔ جس دن اسے تم سے زیادہ اچھی خوشبو والا پھول ملے گا وہ اس کی طرف اڑھ جائے گا۔ لیکن اس وقت تک تم مر جھا جاؤ گی۔ وہ تمسخرانہ انداز میں قہقہہ لگاتا ہوا اسے اس کی اوقات دکھاتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے دور جا چکا تھا۔ جانیتا اب بھی پتھر کی مورت بنی وہاں کھڑی اس کی باتوں کو سوچ رہی تھی۔ اس کے بجتے موبائل نے ہوش کی دنیا میں واپس لایا جہاں ممی کی کال دیکھ کر اسے یاد آیا

## Posted on Kitab Nagri

آج گھر جلدی واپس جانا ہے۔ اس نے کال ڈسکنیکٹ کر کے موبائل بند بند کر دیا اور گاڑی میں بیٹھ کر اپنا سر اسٹیرنگ پر ٹکا لیا۔

\*\*\*

تین گھنٹے کے طویل انتظار کے بعد اسے بیرونی دروازے کا لاک کھلنے کی آواز آئی وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ راحیلہ بیگم بہت سے شاپنگ بیگز کو سنبھالتے ہوئے اندر آئیں اور تھکے انداز میں صوفے اس کے سامنے رکھے سنگل صوفے پر بیٹھ گئیں۔ امیر عالم نے ان کی تھکاوٹ کا احساس کرتے ہوئے ٹیبل پر رکھے جگ میں سے پانی ڈال کر گلاس ان کی طرف بڑھایا۔ جسے راحیلہ بیگم نے کر تھام لیا اور پانی پینے لگیں۔

وہ سامنے بیٹھا انتہائی باریک بینی سے جائزہ لیتے ہوئے دونوں ماں بیٹی کو سوچ رہا تھا۔ کیا محترمہ روحی بہت معصوم ہیں یا اپنی بیٹی پر انہیں بہت زیادہ اعتماد ہے؟ جس کی وجہ سے انہوں نے کبھی یہ جاننے کی کوشش بھی نہیں کی کہ وہ کہاں جاتی ہے اور کس قسم کے لوگوں سے میل ملاپ رکھتی ہے۔ چیل کی طرح نگاہ رکھنے والے امیر عالم کے لیے یہ بات سمجھنا مشکل نہیں تھی کہ جانیتا کس طرح کی زندگی گزار رہی ہے اور اس کی ماں کتنی باخبر ہے۔

تمہارے لیے کچھ کپڑے لائی ہوں۔ پہن کر چیک کر لو۔ اچانک روحی کی آواز پر چونک کر وہ خیالوں کی دنیا سے باہر نکلا اور حیرت سے روحی کو دیکھنے لگا۔ آپ کو کیسے پتہ چلا کہ مجھے کپڑوں کی ضرورت ہے؟ وہ جانی نے بتایا تھا کہ یونیورسٹی کے ٹرپ کے ساتھ جاتے ہوئے تمہارا سامان کھو گیا اور اب تمہیں کپڑوں کی ضرورت ہے۔ اس لئے میں نے کہا میں لے آؤں گی۔ وہ مسکرا کر جانیتا کا رٹایا جھوٹ بتانے لگیں۔ جس سے امیر عالم کو سمجھنے میں زیادہ دیر نہیں لگی تھی کہ وہ کس قدر اندھا اعتماد کرتی ہیں۔ امیر عالم نے خاموشی سے اپنی طرف بڑھائے

## Posted on Kitab Nagri

بیگز کھول کر کپڑے دیکھے جوٹی شرٹس اور جینز تھے۔ کپڑے اس کے شایان شان نہیں تھے لیکن اس وقت گزارا کرنے کے لیے ٹھیک تھے۔ آپ کا بہت شکریہ مس روجی وہ! مسکرا رہا شکریہ ادا کرنے لگا۔ راحیلہ کو کچن کی طرف جاتا دیکھ کر امیر عالم بھی ساتھ چلا آیا اور اس کے لاکھ منع کرنے کے باوجود کھانا بنانے میں اسے مدد کرنے لگا۔ کام کے دوران وہ ان سے پاکستان کے متعلق باتیں کر کے ان کا اعتماد جیتنے میں کافی حد تک کامیاب ہو گیا تھا۔ کھانا بننے تک جانیتا بھی واپس آگئی تھی اپنی ماں کے ساتھ کچن میں اتنے دوستانہ ماحول میں کام کرتا دیکھ کر اسے یہ بات بالکل ہضم نہیں ہو رہی تھی۔ ضرور اس میں بھی اس شخص کی کوئی نئی چال ہوگی۔ سوچتے ہوئے وہ اپنے کمرے میں چلی آئی تھی۔ وہ بیڈ پر گرنے والے انداز میں لیٹ کر اپنے منصوبے کے متعلق سوچنے لگی جو وہ سارے راستے بناتی آئی تھی۔ مہدی کے ساتھ آج کی گفتگو اور ابو داؤد کی باتوں سے وہ جان گئی تھی کہ امیر عالم کا یہاں سے جانا کس قدر ضروری ہے۔ وہ دل میں پختہ ارادہ کر چکی تھی وہ جلد سے جلد امیر عالم سے بات کر کے اسے یہاں سے واپس پاکستان بھیج دے گی۔ دل کو کچھ تسلی دینے کے بعد وہ اٹھ کر واشروم گئی اور فریش ہو کر باہر ڈائننگ ٹیبل پر آگئی جہاں ممی کے ساتھ امیر عالم بھی ایپرن پہنے کسی ماہر باورچی کی طرح کھانا ٹیبل پہ سجا رہا تھا۔ جانیتا نے کرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے بغور اس کا جائزہ لیا وہ ہنستے ہوئے روجی کا ہاتھ تھامے ٹیبل کی طرف آیا اور ان کے لیے ایک کرسی پیچھے سرکا کر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ جانیتا کو اس کے چہرے پہ ڈھونڈنے سے بھی ایسا کوئی تاثر نہیں ملا جس سے یہ اس کی کوئی چال معلوم ہو وہ اپنی کرسی پر بیٹھ کر جانیتا کو دیکھ کر بھی سرسری سا مسکرا دیا جس سے اس کے گال میں پڑنے والا گڑھا کچھ گہرا ہو کر اس کی خوبصورتی میں مزید اضافہ کر رہا تھا۔ جانیتا نے اپنی پلیٹ میں پاستہ نکالا۔۔۔ ابھی پہلی چمچ لی تھی جب اس کی ممی بول اٹھیں۔ جانی یہ پاکستانی طریقے سے بنایا ہوا پاستہ امیر عالم نے بنایا ہے ممی کی دی گئی اطلاع عام سے پاستہ جانیتا کے گلے میں اٹک گیا اور



## Posted on Kitab Nagri

اسے اچھو لگ گیا تھا۔ اسے کھانستا دیکھ کر گلاس میں پانی ڈال کر امیر عالم نے اسے تھمایا اور تھوڑا سا جھک کر سرگوشی کی میں نے اس میں زہر نہیں ڈال دیا کہ تم مرنے کی اداکاری کرنے رہی ہو۔ اس قدر انسلٹ پر جانیتا کا دل چاہا ساری پلیٹ امیر عالم پر پھینک دے جواب سکون سے بیٹھا زیرش چاول سے انصاف کر رہا تھا۔ مئی مجھے یہ پسند نہیں آیا۔ آپ وہ زیرش راتز میرے لیے پلیٹ میں نکال دیں۔ اس نے پلیٹ امیر عالم کی طرف کھسکا کر ماں کو دیکھا۔ وہ کندھے اچکا کر اپنا کھانا کھانے لگا۔ جبکہ جانیتا کو صحیح معنوں میں پچھتاوا ہونے لگا۔ زیرش راتز سے زیادہ اچھا پاستہ تھا۔ اس نے بے دلی سے کھانا کھایا اور دونوں کا نظر انداز کرتی اٹھ کر اپنے کمرے میں چل گئی۔ شاید جانیتا کا موڈ خراب ہے۔ روحی نے اپنی خفت مٹاتے ہوئے کہا۔ نہیں! مجھے لگ رہا تھا اسے کھانا نہیں پسند آیا اسی لیے ادھورا کھانا چھوڑ کر چلی گئی۔ امیر عالم نے اس کی پلیٹ میں بچے کھانے کی طرف اشارہ کر کے سنجیدگی سے کہا۔ وہ کچھ عرصے سے ایسی ہی ہو گئی ہے۔ بے دلی سے پیٹ بھرنے کے لیے کھاتی ہے۔ روحی کی آواز میں افسردگی سی اتر آئی جسے امیر عالم نے محسوس کیا لیکن کہا کچھ نہیں۔ روحی برتن سمیٹ کر کچن میں چلی گئی۔ وہ ادھر ہی بیٹھا جانیتا کے بارے میں سوچنے لگا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

\*\*\*

رات اپنے کمرے میں جانے سے قبل وہ وقت گزاری کے لیے مس روحی سے کتاب لینا نہیں بھولا تھا۔ وہ کرسی پر بیٹھ کر پوری طرح سے کتاب میں کھو گیا تھا جب دروازے پر ہونے والی دستک سے چونک کر سیدھا ہوا۔ گھڑی پہ ایک نگاہ ڈالی جو بارہ بج رہی تھی وہ سمجھ گیا تھا دستک دینے والا کون ہے۔ اس کی توقع کے عین مطابق باہر جانیتا ہی کھڑی تھی اس نے دروازہ کھول کر اسے اندر آنے کا راستہ دیا جو جھجکتے ہوئی اندر آ کر کمرے کے

## Posted on Kitab Nagri

وسط میں رکھی اکلوتی کرسی پر براجمان ہو گئی۔ امیر عالم نے سوالیہ نظروں سے اس کی جانب دیکھا جیسے کہ کہنا چاہ رہا ہو اس وقت آنے کا مقصد؟ جانیتا بھی اس کی سوالیہ نظروں کا مفہوم بھانپ گئی تھی اس لئے خود سے ہی بات کا آغاز کیا۔

تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے امیر عالم۔ لہجہ کافی نرم اور دھیمہ تھا۔

کہو پھر؟ مختصر جواب دے کر وہ بھی بیڈ پر بیٹھ گیا۔ تم نے کیا سوچا ہے؟ میرا مطلب تم آگے کیا کرو گے؟

مس جانیتا غالباً آپ بھول رہی ہیں۔ میں آپ کے پاس قید ہوں آپ کی مرضی کے بغیر تو میں سانس بھی نہیں لے سکتا۔ جب آپ چاہیں گی مجھے آزادی مل جائے گی۔ وہ آبرو اچکا کر کچھ طنزیہ لہجے میں جانیتا کو باور کروا رہا تھا۔ اس قدر بیوقوفی پر جانیتا نے خود کو بھی دل میں خوب کو سا!! اگر میں تمہیں یہاں سے خفیہ طریقے سے واپس بھیج دوں تو؟ وہ کچھ حیران ہو کر اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے قریب آیا جو ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ لگائے بہت اعتماد سے اسے آفر دے رہی تھی۔

اور تم ایسا کیوں کر رہی ہو؟ امیر عالم نے دونوں ہاتھ کرسی کے دائیں بائیں ٹکا کر اس کی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھا۔ وہ اس کی بے تاثر آنکھوں کی سرد مہری سے گھبرا کر تھوڑا پیچھے کو سرک گئی۔ امیر عالم اس کی گھبراہٹ اور چہرے کے بدلتے رنگ سے محفوظ ہوتا تھوڑا سا اور قریب ہوا۔ بتاؤ جانیتا تم ایسا کیوں کر رہی ہو؟ میرے لیے اپنے باس سے بغاوت کرنے کی وجہ کیا ہے؟ اس کی آواز سرگوشی سے زیادہ نہیں تھی۔ جسے جانیتا بامشکل سن سکی۔ اس کی گرم سانسیں جانیتا کے چہرے کو جھلسا رہی تھیں۔ اس کا دل ایک الگ لے میں دھڑک رہا تھا۔ اس کو بے بس دیکھ کر امیر عالم کے لبوں پہ عجیب سی مسکراہٹ آئی اور وہ پیچھے ہٹ کر واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔

## Posted on Kitab Nagri

میں تمہیں صرف یہ دکھانا چاہتا تھا کہ تم ایک لڑکی ہو اور کس قدر کمزور ہو۔ تم جس راستے پر چل پڑی ہو، وہ بہت خطرناک ہے۔ کبھی تم نے سوچا ہے تمہاری مُمی اس حقیقت سے جب واقف ہو گی تو ان پر کیا گزرے گی؟ وہ اس کے فق ہوتے چہرے سے نظریں ہٹا کر اسے سمجھانے لگا جو اب بھی خاموش بیٹھی اپنے دل کی تیز ہوتی دھڑکن کو محسوس کر رہی تھی۔ جواب تک کسی مرد کے لیے اس انداز میں نہیں دھڑکا تھا۔

"تم میری ذاتیات سے ہٹ کر بات کرو امیر عالم" وہ غصے سے دھاڑی تھی۔ جس حقیقت سے وہ پچھلے دو سال سے بھاگتی آئی تھی وہ آج اسی حقیقت سے روشناس کروا رہا تھا۔ تو پھر تم بھی میری ذات سے دور رہو اور مجھے کل مہدی کے پاس لے کر جاؤ۔ وہ بھی نخوت سے جواب دیتا رخ موڑ گیا تھا۔ یہ اس کی طرف سے صاف لفظوں میں اشارہ تھا کہ وہ وہاں سے چلی جائے۔ وہ بھی طیش کے عالم میں اٹھ کر کرسی کو پاؤں سے ٹھوکر مارتی پیچھے گرا کر کمرے سے چلی گئی۔ امیر عالم نے پلٹ کر دروازہ بند کیا اور پلنگ پر لیٹ گیا۔ فی الحال وہ مکمل سکون چاہتا تھا۔ جانیتا کیا سوچتی اور کرتی ہے اسے اس سب سے کوئی سروکار نہیں تھا۔ وہ اپنے قدم ان سب کے درمیان جما کر اپنے مقاصد پورے کرنا چاہتا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

\*\*\*\*

صبح وہ منہ پھلائے ناشتے کی میز پر آئی امیر عالم نے ایک نظر اسے دیکھ کر راحیلہ بیگم کے ساتھ ہلکی پھلکی گفتگو کرتے ہوئے ناشتے سے بھرپور انصاف کرنے لگا۔ امیر عالم تمہارے لیے ہاسٹل کا بندوبست کر دیا گیا ہے۔ ڈاکو منٹس بھی آج مل جائیں گے۔ اس لئے آج ہی شفٹ ہونا ہے وہ کمال مہارت سے امیر عالم کو سمجھا گئی تھی کہ اسے وہاں سے جانا چاہیے۔ "تم کچھ دن اور رک جاتے بیٹا"

## Posted on Kitab Nagri

مس روجی اس کے جانے کا سن کر کچھ زیادہ ہی افسردہ نظر آنے لگیں۔ میں آپ سے ملنے آتا رہوں گا۔ وہ خوشدلی سے مسکرا کر کہنے لگا۔ دونوں کی گفتگو کے دوران وہ خاموشی سے سر جھکائے ناشتہ کرنے میں مصروف رہی۔ جوس کا خالی گلاس ٹیبل پر رکھ کر وہ اپنا موبائل اور گاڑی کی چابیاں اٹھا کر جانے کے لیے تیار کھڑی تھی۔ امیر عالم بھی راحیلہ سے مل کر اس کا شکریہ ادا کر تا گھر سے نکل آیا۔ جانتا کے پیچھے چلتے وہ اب بھی یہی سوچ رہا تھا کہ یہ لڑکی اسے کسی مصیبت میں نہ پھنسا دے گاڑی گھر سے کچھ فاصلے پر پارک تھی وہاں تک وہ دونوں پیدل گئے۔ گاڑی کے پاس پہنچ کر وہ شان بے نیازی سے فرنٹ ڈور کھول کر بیٹھ گیا تھا۔ اس کے بیٹھتے ہی جانتا نے گاڑی سٹارٹ کی روڈ پر لے آئی۔ دونوں چپ چاپ بیٹھے اپنے اپنے دماغ میں چلنے والی جنگ کا مقابلہ کر رہے تھے۔ اگر امیر عالم کم گو تھا تو بولنے میں پہل وہ بھی نہیں کرتی تھی۔ وہ اپنے کام سے کام رکھنے والی لڑکی تھی۔ سجنے سنورنے سے قطعاً دور تھی۔ اس وقت بھی وہ بلیو جینز کے ساتھ وائٹ شرٹ اور بلیک جیکٹ پہنے چہرے پہ سخت تاثرات سجائے ساری توجہ ڈرائیونگ پر رکھے ہوئے تھی۔ تاہم خود کو گھور گھور کر دیکھتے امیر عالم سے وہ بے خبر نہیں تھی۔ جو کب سے بیٹھا اس کا جائزہ لے کر نا جانے کون سی نئی تھیوری تخلیق کرنا چاہ رہا تھا۔ ایک لمبے اور تھکا دینے والے سفر کے بعد وہ دونوں منزل پر پہنچ گئے تھے۔ گاڑی سے باہر نکل کر امیر عالم نے گرن گھمائی اور ارد گرد دیکھا یہ شہری آبادی سے دور کوئی ویران علاقہ تھا وہ حیران تھا جانتا اسے یہاں کیوں لے کر آئی ہے وہ سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگا جو گاڑی کو لاک کر کے اسے ساتھ آنے کا اشارہ کرتی آگے بڑھ گئی۔ وہ شش و پنج میں مبتلا اس کے پیچھے چلنے لگا یہ لڑکی اسے انگلیوں پر نچانا چاہ رہی تھی وہ بخوبی جانتا تھا۔ وہ اسے ساتھ لیے جنگل کی طرف چل پڑی تھی۔ جھاڑیوں اور کانٹوں سے الجھ کر دونوں آگے بڑھ رہے تھے۔ امیر عالم کا ضبط ختم ہونے لگا لیکن وہ پھر بھی برداشت کرتا خاموشی سے چل رہا تھا۔ جنگل کے بیچوں



## Posted on Kitab Nagri

بچ چلتے ہوئے امیر عالم کو دور سے ایک جھونپڑی نظر آئی قریب پہنچ کر جانیتا نے کسی کو پکارا۔ "اس کی پکار سن کر جھونپڑی کا دروازہ کھلا اور باہر آنے والے شخص کو دیکھ کر امیر عالم کے ذہن میں اچانک سے کچھ کلک ہوا اس سے پہلے کہ وہ خطرے کو سمجھ پاتا، اس کے سر میں لگنے والی کسی بھاری چیز کی ضرب نے اسے ہوش و خرو سے بیگانہ کر دیا اور وہ لڑکھڑاتا ہوا زمین پر گر پڑا۔

\*\*\*

"جانیتا" تم آج امیر عالم سے ملیں یونیورسٹی میں؟ اسے پرسکون انداز میں کتاب پڑھتے دیکھ کر ممی نے اچانک پوچھا۔ ایک لمحے کے لیے وہ بالکل ساکت ہو گئی۔ "جی ممی وہ ہاسٹل میں اب ٹھیک ہے وہاں اسے کوئی پر اہلم نہیں ہے" ماں کو جواب دیتے ہوئے اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے لفظ اس کے لہجے سے دھوکا کھا رہے ہیں۔ میں سوچ رہی تھی کبھی کبھی میں اس سے مل لیا کروں گی۔ وہ بہت اچھا لڑکا ہے۔ راحیلہ بیگم محبت بھرے لہجے میں اس کا ذکر کر رہی تھیں۔ ان کی آواز میں سچی محبت چھلک رہی تھی۔ جس سے جانیتا کی بے چینی میں مزید اضافہ ہوا وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں آگئی۔ ورنہ ممی ضرور اس وقت ہی اسے ملنے کے لیے بھی چلی جاتیں۔ اس کا دل ہر چیز سے اچاٹ سا ہو گیا وہ اپنے کمرے کی اکلوتی کھڑکی کھول کر کھڑی ہو گئی۔ کھڑکی سے اندر آتی تازہ ہوانے اس کے اعصاب پر چھائی بیزاریت کو کچھ کم کر دیا تھا۔ اس نے لمبی پرسکون سانس فضا کے سپرد کی اور کھلے دل سے مسکرا دی۔ پچھلے کچھ دنوں سے وہ جس ذہنی دباؤ کا شکار تھی۔ آج اس سے بھی چھٹکارا حاصل کر لیا تھا۔ ابو داؤد بھی تہران چلا گیا اور کوئی امیر عالم بھی نہیں رہا تھا۔ اس کا خیال آتے ہی ایک زہریلی مسکراہٹ

## Posted on Kitab Nagri

اس کے لبوں پر رینک گئی اور وہ آنکھیں موند کر ٹھنڈی ہوا اپنی سانسوں میں اتارتی کل گزرے واقعے کو سوچنے لگی۔۔

"وہ جب سے اس کے کمرے سے واپس آئی تھی جلے پیر کی بلی کی طرح ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سوچ سوچ کر دماغ کی رگیں پھٹ جائیں گی۔ تنگ آ کر وہ اپنے بیڈ پر بیٹھ گئی۔ اس کی نظر سامنے پڑے موبائل پر پڑی "اچانک ایک خیال بجلی کی طرح اس کے ذہن میں کوندا۔ وہ جلدی سے موبائل اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے لگی جو پہلی مرتبہ میں ہی اٹھالیا گیا تھا۔

"پانچ مہینے آٹھ دن بعد" سپیکر سے ابھرنے والی آواز نے اسے چونکا دیا۔ کیا مطلب؟ اس نے نا سمجھی سے پوچھا۔ پانچ مہینے آٹھ دن اور سترہ گھنٹے مجھے گینگ میں شمولیت اختیار کیے ہو چکے ہیں۔ اس دوران تم نے کبھی کال نہیں کی۔ اے ڈی نے تفصیل سے جواب دے کر اس کے بولنے کا انتظار کیا۔ ہممم گڈ کافی سمجھدار ہو۔ جانیتا نے متاثر ہو کر کہا۔ شکریہ! مقصد کی بات کریں، تو زیادہ بہتر ہو گا۔ اے ڈی نے خشک لہجے میں جواب دیا۔

تو پھر سنو!! مہدی چاہتا ہے، امیر عالم اس کے لیے کام کرے اور تم تو جانتے ہو پہلے تمہاری پوزیشن کس قدر کمزور ہے۔ وہ معنی خیزی سے مسکرا کر بولی۔ مہدی جو چاہتا ہے، وہ تم نہیں چاہتی اور جو تم چاہتی ہو وہ نہیں ہو سکتا کبھی بھی نہیں۔ اے ڈی نے بھی اسی کے انداز میں معنی خیز جواب دیا۔ ایسا ممکن ہے اگر۔۔۔ اگر امیر عالم کو رستے سے ہٹا دیا جائے۔ اے ڈی اس کی بات کاٹ کر خطرناک لہجے میں گویا ہوا۔ نہیں اسے واپس بھیج دو جانیتا نے اپنا ارادہ ظاہر کیا۔ "اور تمہیں لگتا ہے وہ یہاں سے جانے کے بعد اپنا منہ بند رکھے گا۔ اے ڈی نے اسے ایک نئی سوچ کا سراغ دیا تھا۔ جس پر وہ خاموش ہو گئی تھی۔ میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں، لیکن۔۔۔

## Posted on Kitab Nagri

لیکن کیا؟ جانیتا نے عجلت بھرے لہجے میں پوچھا وہ ابو داؤد کی لالچی فطرت سے اچھی طرح واقف تھی۔ مس جانیتا!! یہ دنیا کچھ لو اور دو کے اصول پر چلتی ہے میں امیر عالم کو تمہارے لیے رستے سے ہٹا دوں گا اور تم مجھے مہدی کے سیکرٹ روم کا پاسورڈ دے دو گی۔ وہ اپنی طرف سے ڈیل پیش کر کے اس کے بولنے کا انتظار کرنے لگا۔ کچھ لمحے سوچنے کے بعد اس نے ڈیل ڈن کر دی۔ ٹھیک ہے ہمارے پاس صرف کل کا وقت ہے۔ اس نے حساب لگاتے ہوئے کہا۔ کل اسے کہاں لانا ہو گا؟ "میرے گھر" اے ڈی نے پرسکون لہجے میں جواب دیا۔ اس جنگل میں جہاں دن کے وقت بھی خونخوار جانور ہوتے ہیں۔ وہ جانور انسانی شکل میں پھرتے جانوروں سے بہتر ہیں وہ طنزیہ لہجے میں کہتا فون بند کر گیا تھا۔

اگلے دن وقت مقررہ پر وہ اسے اپنے ساتھ لے آئی تھی۔ اے ڈی کو پکار کر جب وہ پیچھے پلٹی امیر عالم زمین پر خون میں لت پت پڑا تھا۔ اے ڈی مسکرا کر اس کی طرف بڑھا اور پاس کھڑے اپنے بندے کا تعارف کروایا۔ اس نے ایک نظر زمین پر اوندھے منہ پڑے شخص پہ ڈالی اور بے دردی سے سوکھے پتوں کو پاؤں کے نیچے کچلتی جنگل سے باہر آگئی۔ اس کے چہرے پہ کوئی پچھتاوا نہیں تھا۔ اے ڈی اس آدمی کو ختم کرنے کا حکم دے کر جانیتا کے پیچھے آیا اور اس کی گاڑی میں بیٹھ گیا۔ سارے راستے اس کے چہرے پہ کوئی تاثر نہیں ابھرا وہ بہت پرسکون لگ رہی تھی۔ ڈیل کے مطابق اے ڈی کو پاسورڈ دے کر، وہ گھر واپس آگئی۔ اب اسے ایک آخری کام کرنا تھا۔ مہدی کو یقین دلانا کہ کیسے امیر عالم اسے زخمی کر کے بھاگ گیا ہے۔ اس نے اپنی شرٹ ہٹا کر پیٹ پر چاقو سے لگائے کٹ کے نشان پر ہاتھ پھیرا جو زیادہ گہرا نہیں تھا لیکن مہدی کو یقین دلانے کے لیے کافی تھا۔ وہ کھڑکی بند کر کے مسکراتی ہوئی اپنے بستر پہ دراز ہو گئی اور سکون سے آنکھیں موندے سونے کی کوشش کرنے لگی تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

\*\*\*

پر اہلم بہت بڑی پر اہلم۔۔۔ وہ چہرے پہ ڈر اور خوف کے تاثرات سجائے بوکھلاہٹ میں مہدی کی طرف بڑھی جو اس کے عجلت بھرے انداز سے ہی بوکھلا گیا تھا۔ اس کی ہلکی سبز رنگ کی شرٹ پر لگے خون کے دھبے دیکھ کر مہدی بھی گھبرا کر رہ گیا تھا۔ جانیتا کیا ہوا ہے؟ تم اتنی گھبرائی ہوئی کیوں ہو؟ باہر سے دوڑ کر آتے میٹی نے ایک ہی سانس میں کئی سوال پوچھے۔۔۔ "امیر رر۔۔۔ امیر عالم بھاگ گیا ہے۔ وہ کراہتے ہوئے کرسی پر ڈھے گئی۔ مہدی کے چہرے پہ دکھ اور افسوس کچھ زیادہ ہی چھلک رہا تھا اور میٹی بھی خاصا پریشان ہو گیا تھا ایک اے ڈی ہی تھا جو چہرے پہ بیزاریت لیے یہ سارا ڈرامہ دیکھ رہا تھا۔ وہ دل ہی دل میں جانیتا کی اداکاری کو سراہنے لگا۔ جس نے ذرا سی دیر میں مہدی کو شیشے میں اتار لیا تھا، اور وہ یہ تک پوچھنا بھول گیا تھا کہ یہ زخم کیسے لگا ہے۔ مہدی کی اس قدر بیوقوفی اور جانیتا کی متاثر کن اداکاری دیکھ کر وہ مسکراتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"آخر یہ سب ہوا کیسے؟ مہدی فکر مندی سے اس کے چہرے پہ چھائے تکلیف دہ تاثر کو دیکھ کر پوچھنے لگا۔ وہ ابھی اندر سے رات کے لگائے کٹ پر تازہ بینڈ تاج کر کے باہر نکلی تھی۔ مہدی کے سوال پر اس نے چونک کر آنکھیں کھولیں پھر خود کو سنبھال کر بولنے لگی۔ امیر عالم نے گھر سے چھوٹا چاقو اٹھا لیا تھا ڈرائیونگ کے دوران اسی سے مجھے زخمی کر کے بھاگا ہے۔" بھاگ کر کہاں جائے گا۔ ویسے بھی اس ملک میں وہ آزاد نہیں گھوم سکتا۔ بھوکا ہی مرے گا۔ مہدی غصے میں گویا ہوا۔ وہ اپنا کارڈ بھی لے گیا ہے۔ جانیتا نے سکون سے اس کے سر پر ایک اور بم پھاڑا۔ تم نے اسے جانے کیسے دیا جانیتا؟ تم اتنی بڑی غلطی کیسے کر سکتی ہو؟ مہدی مٹھیاں بھینچ کر اس کی



## Posted on Kitab Nagri

طرف پلٹا جو مزے سے آنکھیں موندے بیٹھی تھی۔ یہ میری نہیں تمہاری غلطی ہے۔ تمہیں میں نے کہا بھی تھا۔ "اتنے خطرناک انسان کو مت بھیجو میرے ساتھ۔۔۔ لیکن نہیں!!"

تم نے میری ایک نہیں سنی اور اب مجھے ہی الزام تراشی کر رہے ہو۔ جو اباً وہ مہدی سے بھی زیادہ اونچی آواز میں دھاڑی اور اٹھ کر لڑکھڑاتے ہوئے کمرے سے نکل گئی۔ وہ اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کرنے لگا۔ اسے جانیتا کے بدلے ہوئے انداز سے کچھ شک سا ہو گیا تھا۔ اس نے اپنے موبائل سے میسج ٹائپ کر کے ایک نمبر پر سینڈ کیا اور خود کمرے میں ادھر سے ادھر چکر کاٹنے لگا تھا۔

کچھ دیر بعد اے ڈی اس کے سامنے کھڑا تھا۔ وہ پر سوچ انداز میں اے ڈی کو گھورنے لگا جو خاموشی سے سر جھکائے اس کے بولنے کا انتظار کر رہا تھا۔

"اے ڈی۔۔ مجھے جانیتا کچھ مشکوک لگ رہی ہے۔ تم اس پر نظر رکھو، وہ کیا کرتی ہے؟ کہاں جاتی ہے اور کس سے ملتی ہے؟ ایک ایک پل کی اطلاع دو۔"

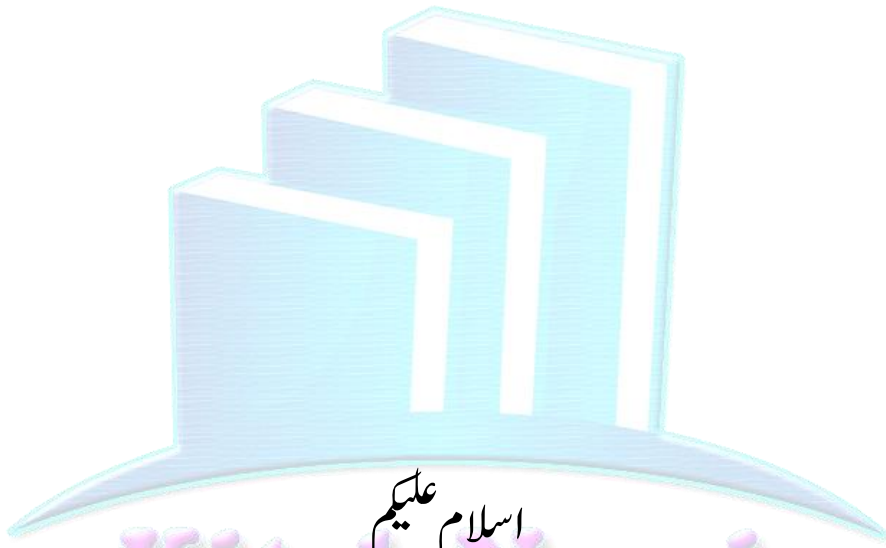
جی باس۔۔ وہ تابعداری سے سر ہلاتا باہر نکل کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھا۔

"ایک تیر سے دو شکار۔" سرگوشی میں ادا کیے گئے لفظوں پر وہ مسکراتا ہوا گاڑی میں بیٹھ گیا تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

اپنے کمرے کی کھڑکی میں کھڑی وہ اسے ہی گاڑی میں جاتا دیکھ رہی تھی۔ اس نے بھی دور سے تالی بجا کر وکٹری کا نشان بنایا اور اسے کمال اداکاری پر داد دی اور پھر گاڑی سٹارٹ کر کے آگے بڑھ گیا وہ وہیں کھڑی اسے جاتا ہوا دیکھ رہی تھی۔

جاری ہے۔۔۔



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

Posted on Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

